8- کتبہ

ولادت: 1909ء

وفات:1984ء

www.ilmkidunya.com

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پھلواری	پھولوں کا چھوٹا باغ	گرہستی	گھریلو
گہما گہمی	رونق / لوگوں کی کثرت	منچلے	بے خوف / بے فکرے
گرہستی	گھریلو	بد قطع	بد صورت
خلافِ معمول	عادت کے خلاف	رنگوٹ	نیا بھرتی ہونے والا سپاہی
خاکی زیں	فوجی وردی کا موٹا کپڑا	خراماں خراماں	ٹہلتے ٹہلتے
سولاہیٹ	دھوپ سے بچاؤ کی ٹوپی	مَسیں بھیگنا	مونچھوں کا رواں نکلنا
چھاتا	چھتری	گھاگ	تجربہ کار / ہوشیار
بیٹری	ڈھاک کے پتے میں لپٹے ہوئے تمباکو کا سگرٹ	گدّی	گردن کا پچھلا حصہ
گتھی	مشکل	کند اُسترہ	بال مونڈھنے کا آلہ جو تیز نہ ہو
غل غپاڑہ	شور شرابا	کے ہزار	کتنے ہزار
سوجھنا	نظر آنا ، دکھائی دینا	نالاں	شاکی /تنگ
کہنہ فروش	پُرانی چیزیں فروخت کرنے والا	اکنی	ایک آنہ
قماش	طرح /قسم	سائیں	درویش / فقیر
چوکھٹا	فریم	مول تول	قیمت کا تعین کرنا
لَم ڈھیٹ	لمبی ٹانگوں والا آبی پرندہ	سنیاسی	تارک الدنیا

www.ilmkidunya.com

ساجھا	شراکت داری	کاٹھ	لکڑی
سعی لا حاصل	فضول کوشش	مژدہ	خوش خبری
جلی حروف	موٹے حروف	لطیفہ غیبی	غیب کی مہربانی جو صرف اللہ کی طرف سے ہو
کِواڑ	دروازے میں لگا لکڑی کا تختہ	آلکس	سُستی
جان کھپانا	مشقت کرنا	دہک اُٹھنا	روشن ہونا
سبز باغ دکھانا	فریب دینا	فارغ البالی	بے فکری / آزادی
جویا	تلاش کرنے والا	مندا	نقصان
ہیجان	ہل جل	پٹی	چارپائی
افاقہ	مرض میں کمی ہونا		

مشق

سوال نمبر ۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

i- کلرکوں میں کس عمر کے لوگ شامل تھے؟

www.ilmkidunya.com

جواب: کلرکوں میں ہر عمر کے لوگ شامل تھے۔ ایسے کم عمر بھولے بھالے نا تجربہ کار بھی جن مسیں بھی پوری نہیں ہوئی تھی اور جنھیں ابھی سکول سے نکلے تین مہینے بھی نہیں ہوئے تھے اور ایسے رسیدہ جہاں دیدہ گھاگ بھی جن کی ناک پر سالہاسال عینک کے استعمال کے باعث گہرا نشان پڑ گیا تھا اور جنھیں اس سڑک کے اتار چڑھاو دیکھتے دیکھتے پچیس پچیس تیس تیس برس ہو چلے تھے۔

ii۔ شریف حسین اس دن گھر کے بجائے جامع مسجد کی طرف کیوں چل پڑا تھا؟

جواب: شریف حسین اس دن گھر کے بجائے جامع مسجد کی طرف اس لیے چل پڑا کیوں کہ مسجد کی سیڑھیوں کے گرد شام کو کہنہ فروشوں اور سستا مال بیچنے والوں کی دکانیں سجا کرتی تھیں اور میلہ لگا کرتا تھا دنیا بھر کی چیزیں اور ہر وضع اور ہر قماش کیے لوگ جہاں ملتے تھے۔ اگر مقصد خرید و فروخت نہ ہو تو بھی یہاں اور لوگوں کو چیزیں خریدتے مول تول کرتے دیکھنا بجائے خود ایک پر لطف تماشا تھا۔

iii شریف حسین نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کا کیا مصرف سوچا؟

www.ilmkidunya.com

جواب: خدا کے کارخانے عجیب ہیں وہ بڑا غفور الرحیم ہے۔ کیا عجب اس کے دن پھر جائیں۔ وہ کلرک درجہ دوم سے ترقی کر کے سپرنٹنڈنٹ بن جاءے اور اس کی تنخواہ چالیس سے بڑھ کر چار سو ہو جائے۔۔۔۔یہ نہیں تو کم سے کم ہیڈ کلرک ہی سہی۔ پھر اسے ساجھے کے مکان میں رہنے کی ضرورت نہ رہے بلکہ وہ کوئی چھوٹا سا مکان لے لے اور اس مرمریں ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کرا کے دروازے کے باہر نصب کر دیں۔

iv سنگ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کھدا ہوا دیکھ کر شریف حسین نے کیا محسوس کیا؟

جواب: سنگ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کھدا ہوا دیکھ کر اسے عجیب سی خوشی ہوئی۔ زندگی میں شاید یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے اپنا نام اس قدر جلی حروف میں لکھا ہوا دیکھا تھا۔

v۔ اس افسانے سے کیا اخلاقی سبق حاصل ہوتا ہے؟

جواب۔ غلام عباس کے لکھے ہوئے افسانے کتبہ سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ زندگی تھوڑی ہے اور خواہشات بہت زیادہ۔ ایک شخص کتنا ہی کوشش کرے اس کی تمام خواہشات پوری نہیں ہو سکتی ایک خواہش پوری ہوتی ہے

تو دوسری خواہش سر اٹھا لیتی ہے۔ ایسے حالات میں انسان کو اپنی قوتوں کو مرتکز کر کے اچھے لائحہ عمل کے لیے کوشاں رہنا چاہیے اور انسان دوست نظام کے لیے جدوجہد کرنا چاہیے۔

سوال نمبر2۔ سبق کے حوالے سے مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

i۔ دن کے وقت اس علاقے کی چہل اور گہما گہمی عموماً کمروں کی چاردیواری ہی میں محدود رہتی ہے۔

جواب۔ یہ جملہ غلام عباس کے لکھے ہوئے افسانے کتبہ سے لیا گیا ہے۔ سکٹریٹ کی عمارت شہر سے کوئی ڈیڑھ دو میل کے فاصلے پر پر فضا باغوں اور پھلواریوں میں گھری ہوئی تھی۔ ایسے حالات میں انسان کو اپنی قوتوں کو مرتکز کر کے اچھے لائحہ عمل کے لیے کوشاں رہنا چاہیے اور انسان دوست نظام کے لیے جدوجہد کرنا چاہیے۔

ii دنیا بھر کی چیزیں اور وضع اور ہر قماش کے لوگ یہاں ملتے تھے۔

جواب۔ افسانہ نگار نے یہ جملہ جامع مسجد کے باہر لگنے والے سستے بازار کے بارے میں کہا کہ شام کے وقت مسجد کے آس پاس سستا مال بیچنے والے اپنی اپنی دکانیں سجا لیتے ہیں اور ہر طرح کے لوگ خرید و فروخت کی غرض سے

www.ilmkidunya.com

چلے آتے ہیں۔ لیکن اکثر لوگ وہ ہوا کرتے تھے جو صرف سیر کی غرض سے یہاں آجاتے تھے۔ ان میں ہر رنگ اور فطرت کے لوگ موجود ہوا کرتے تھے۔

iii۔ وہ بڑا غفور الرحیم ہے کیا عجب اس کے دن پھر جائیں۔

جواب: افسانہ نگار شریف حسین کے دل میں پیدا ہونے والے اس خیال کی بات کرتا ہے کہ جب سنگِ مرمر اس کے ٹکڑے میں شریف حسین کے دل میں ایک نئے ولولے جوش اور امنگ کو پیدا کر دیا۔ اور وہ خیالوں میں گم رہ کر مستقبل کے سہانے خواب دیکھنے لگا۔ کہ شاید خالق کائنات مہربان ہو جائے اور ترقی کے منازل جلد طے ہو جائیں پھر بھی میری بڑی تنخواہ ہو گی۔ میں اپنا ذاتی مکان خرید لوں گا جس کے گیٹ پر میرے نام کی تختی لگی ہو گی۔ لوگ میرے مال و دولت سے مرغوب ہوں گے۔

iv۔ دفتر میں جب کبھی اسکا کوئی ساتھ کسی معاملے میں اسکی رہنمائی کا جویا ہوتا تو اپنی برتری کے اساس سے اسکی آنکھیں چمک اٹھتیں۔

www.ilmkidunya.com

جواب: یہ جملہ غلام عباس کے لکھے ہوئے افسانے کتبہ سے لیا گیا ہے۔ افسانہ نگار اس جملے میں اس کیفیت کا بیان کیا کہ شریف حسین کو عارضی طور پر درجہ اول کے ایک کلرک کی جگہ دی گئی جو چھٹی پر گیا تھا۔ ترقی کے اس احساس نے اسکے اندر ایک خاص قوت چستی اور نا تھکنے کا احساس پیدا کر دیا۔ جو کوئی شریف حسین سے کام کے سلسلے میں رہنمائی لیتا شریف حسین دل و جان سے رہنمائی کرتا اور ترقی کا یہ احساس اسے توانا کر دیتا اور اس کی انکھیں پہلے سے زیادہ روشن ہو جاتی ہیں۔

۷۔ ترقی لطیفہ غیبی سے نصیب ہوتی ہے، کڑی محنت جھیلنے اور جان کھپانے سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔

جواب: افسانہ نگار نیشریف کی کیفیت کے اس دور میں یہ جملہ کہا جب وہ مایوس ہو چکا تھا اور اسے اس بات کا کامل یقین ہو گیا تھا کہ انسان اپنی محنت، کوش اور لگن سے کچھ بھی نہیں کر سکتا بس جو کچھ ہوتا ہے۔ اس کا فیصلہ قدرت ہی کرتی ہے۔ چنانچہ اس نے حد سے زیادہ کام کرنا چھوڑ دیا اور اپنی زندگی معاملہ قسمت کے حوالے کر دیا۔ دراصل انگریزی دور حکومت میں لوگ ترقی پانے کیلیے سالہا سال ترستے رہتے تھے۔

سوالنمبر 3۔ مندرجہ ذیل درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

www.ilmkidunya.com

i۔ **شریف حسین کا سنگ مرمر کا ٹکڑا**

الف۔ وراثت میں ملا

ب۔ راستے میں پڑا ہوا ملا

ج۔ کسی دوسات کی طرف سے تحفے میں ملا

د۔ کباڑی کی دوکان سے ملا ✓

www.ilmkidunya.com

ii۔ **شریف حسین نے سنگ مرمر کا ٹکڑا اس لیے خریدا کہ**

الف۔ اسکی بیوی نے فرمائش کی تھی

ب۔ اس کی قیمت بہت کم تھی

ج۔ وہ اپنے گھر کے دروازے پر نصب کرانا چاہتا تھا۔

د۔ قیمت پوچھنے پر کباڑی اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔ ✓

www.ilmkidunya.com

iii۔ **شریف حسین کے خیال میں سنگ مرمر کا مصرف یہ تھا کہ**

الف۔ اسے افسر کے طور پر دے دیا جائے۔

ب۔ اسے کارنس پر سجا دیا جائے۔

ج۔ اس پر اپنا نام کھدا کر مکان کے دروازے پر لگا دیا جائے۔ ✓

د۔ اسے مطالعے کی میز پر رکھ دیا جائے۔

iv۔ شریف حسین کی موت کے بعد سنگ مرمر کا ٹکڑا

الف۔ یونہی گھر میں پڑا رہا۔

ب۔ کہیں گم ہو گیا۔

ج۔ بیچ دیا گیا۔

د۔ اس کی قبر پر لگا دیا گیا۔ ✓

سوال نمبر4۔ کتبہ، کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: خلاصہ

www.ilmkidunya.com

اس افسانے میں غلام عباس ایک کلرک کی آپ بیتی بیان کرتے ہیں جو ایک سرکاری محکمہ میں کلرک کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔ شہر سے کوئی ڈیڑھ دو میل کے فاصلے پر فضا باغوں اور پھلواری میں گھری ہوئی قریب قریب ایک ہی وضع کی بنی ہوئی عمارتوں کا ایک سلسلہ ہے جو دور تک پھیلتا چلا گیا ہے۔ عمارتوں میں کئی چھوٹے بڑے دفتر ہیں۔ جن میں کم وبیش چار ہزار ادمی کام کرتے ہیں۔ اسی میں کہانی کا مرکزی کردار چھلکے سے برآمد ہو کر اپنی شناخت مکمل کرتا ہے۔ جی اس سیلاب سے ایک چھینٹ کی صورت الگ ہونے والا کردار درجہ دوم کا کلرک شریف حسین۔ وہ ایک تانگے میں سواری کی گنجائش دیکھ کر لپک کر اس میں سوار ہوتا ہے۔ شہر کی جامع مسجد کی اطراف میں لگا کہنہ فروشوں اور سستا مال بیچنے والوں کا بازار اس کی منزل ہے۔ اسے وہاں سے کچھ خریدنا نہیں ہے، اسکی بیوی بچوں کے ساتھ میکے گئی ہوئی ہے۔ پانچ کا نوٹ اور کچھ آنے اسکی جیب میں بچے ہوئے اور وقت گزاری کیلئے یہی اسے بازار میں لے آئے ہیں۔

شریف حسین حکیموں، سیناسیوں، تعویز گنڈے بیچنے والے سیانوں اور فوٹو گرافروں کے جمگھٹوں کے پاس ایک ایک دو دو منٹ رکتا، سیر دیکھتا اس طرف جا نکلا جہاں کباڑیوں کی دکانیں تھیں۔ جہاں اسے مختلف قسم کی بیشمار چیزیں نظر آئیں۔ ان میں چینی کے ظروف اور گلدان، ٹیبل لیمپ، گھڑیاں، جلی ہوئی بیٹریاں چوکھٹیں، گراموفوں کے پرزے جراحی کے الات، ستار، بھس بھرا ہرن، پتل کے لم ڈھینگ، بدھ کا نیم قد مجسمہ پڑے

تھے۔ ایک دکان پر اس کی نظر سنگ مرمر کے ایک ٹکڑے پر پڑی جو معلوم ہوتا تھا کہ بادشاہوں کے کسی مقبرے یا بارہ دری سے اکھاڑہ گیا ہے۔ اسکا طول کوئی سوا فٹ تھا اور عرض ایک فٹ۔

سنگِ مرمر کے ٹکڑے پر درجہ دوم کے کلرک کی نظر پڑی ہے۔ اور اسکی زندگی میں اول درجہ کے خواب داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسے خواب ہیں کہ جو اسے پچھاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ اس بتایا جاتا ہے کہ نفاست سے تراشے ہوئے اس مرمر کے ٹکڑے کی قیمت محض تین روپے ہے قیمت مناسب تھی کہ اس کی جیب میں پانچ روپے کچھ آنے تھے۔ مگر وہ رکھ کر چل دیا اس کی ضرورت کی چیز نہ تھی۔ شریف حسین نے کہہ دیا کہ ہم ایک روپیہ دیں گے۔ جواب آیا سوا بھی نہیں اور اس سے پہلے کہ گاہک نکل جاتا دکاندار نے کہا لے جایئے۔ تو یوں شریف حسین ایسا پتھر لے کر گھر آگیا، جس کی اسے نہ تھی۔ مگر اب اس کی زندگی میں سنگ مرمر کا پتھر اول درجے کا خواب داخل ہو گیا تھا۔ سنگ مرمر پر شریف حسین نے اپنا نام کندہ کروایا اور رات کھلے آسمان تلے لیٹ کر ایسے ذاتی مکان کے خواب دیکھے۔ جس کے صدر دروازے پر یہی نام والا کتبہ درج ہونا تھا۔ مگر ہوا یہ کہ وہ مر گیا اور اس کی قبر پر یہی کتبہ لگا۔

لبِ لباب: اس افسانہ میں غلام عباس نے بنیادی طور پر معاشی عدم مساوات کو موضوع بنایا ہے کہ نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والا شخص اپنی بنیادی ضرورتوں سے بھی محروم رہتا ہے۔ وہ اپنی کسی جائز خواہش کو بھی بوجہ ناقص نظام پورا نہیں کر پاتا۔ وہ ایک ایک کر کے اپنی خواہشات کی قربانیاں دیتا ہے مگر اسے پھر بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اس

www.ilmkidunya.com

کی زندگی اور سوچ میں تبدیلی پیدا کرنے والا سنگ مرمر کا ٹکڑا کہ جس پر اس کا نام جلی حروف سے لکھا ہوتا ہے یاس بن کر اس کی موت کے بعد اسی کی قبر پر نصب ہو جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوالنمبر5۔ غلام عباس پر سوانحی و تنقیدی نوٹ لکھیں۔

جواب: غلام عباس 1990 سہ ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے اس تعلق غریب گھرانے سے تھا وہ لاہور چلے آئے اور ابتدائی تعلیم لاہور کے دیال سنگھ ہائی سکول میں حاصل کی اس نے عملی زندگی کا آغاز بھی لاہور ہی میں کیا اس نے اپنی زندگی میں مختلف ہفت روزہ اور ماہنامہ رسالوں میں کام کیا اور ان کے مدیر رہے۔ کچھ عرصے میں محکمہ تعلقات عامہ میں بھی کام کیا اور آخر کار بی۔بی سی ریڈیو سے وابستہ ہو کر لندن چلے گئے۔غلام عباس نے ترکی ادب کا بڑا گہرا مطالعہ کیا اور اس سے بہت متاثر ہوئے۔ موسیقی سے اسے بہت لگاو تھا گٹار بجانے کے ماہر تھے۔ شطرنج بھی کھیلتے تھے۔اور اس کے ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے اسے ستارہ امتیاز کا تمغہ عطا کیا تھا اور ایک باوقار اور کامیاب شخص تھے 1982 سہ ء میں کراچی میں انتقال کر گئے۔

www.ilmkidunya.com

تنقیدی نوٹ: غلام کو ناولوں اور افسانوں سے بے حد لگاو تھا۔ اس نے عبدالحلیم شرر، پنڈت رتن ناتھ سرشار، خواجہ حسن نظامی اور مرزا ہادی رسوا کے ناولوں اور افسانوں کا مطالعہ کیا تھا۔ جدید افسانہ نگاروں میں اسکا مقام بہت بلند ہے۔ غلام عباس نے جس وقت افسانہ نگاری شروع کی اس وقت مغربی تعلیم و معاشرت اور انگریزی اقتدار معا

www.ilmkidunya.com

شرے میں پاؤں جما رہے تھے۔ اور لوگ اس کشمکش میں تھے کون سا راستہ اختیار کیا جاے کیوں کہ چند واقعات کو رونما ہونے سے ہندستان کے روایات پسند معاشرے میں ٹوٹ پھوٹ کا اغاز ہو گیا تھا۔ غلام عباس بڑی خوبصورتی اور فنکاری سے غیر جذباتی انداز میں معاشرے کی عکاسی کی ہے۔

سوال نمبر 6۔ مندرجہ ذیل الفاظ و تراکیب اپنے جملوں میں استعمال کریں:

مستقبل، معمول، اثاثہ، ادنی و علی، بے مصرف

الفاظ	جملے
مستقبل	ملک کا مستقبل سنوارنے کیلیے تعلیم کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔
معمول	میرا معمول بن چکا ہے کہ میں صبح کھیلنے جاتا ہوں۔

www.ilmkidunya.com

اثاثہ	الیکشن کمیشن نے انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں سے اثاثوں کی فہرست طلب کی ہے۔
ادنی و اعلی	مسجد میں ہر ادنی و اعلیایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔
بے مصرف	اللہ تعالی نے دنیا کی کوئی چیز بے مصرف پیدا نہیں کی

www.ilmkidunya.com